فون نمبر ۴۹۔ تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل ربوہ

REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ
قیمت فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے
۱۷ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
خطبہ نمبر ۵ ″ سالانہ
بیرون پاکستان ۴۵ ″

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۱۹ ظہور ۱۳۴۱ھش ۱۹ اگست ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۹۱

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے جس کا دوسروں پر نہایت خوشگوار اثر پڑتا ہے

جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں

"ضروری ہے کہ انسان تقوےٰ کو ہاتھ سے نہ دے اور تقوےٰ کی راہوں پر مضبوط قدم مارے۔ کیونکہ متقی کا اثر ضرور پڑتا ہے۔ اور اس کا رعب مخالفوں کے دل میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ تقوےٰ کے بہت سے اجزا ہیں۔ عُجب۔ خود پسندی۔ مالِ حرام سے پرہیز اور بد اخلاقی سے بچنا بھی تقوےٰ ہے۔ جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے۔ اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ادفع بالتی ھی احسن۔ اب خیال فرمائیے! یہ ہدایت کیا تعلیم دیتی ہے؟ اس ہدایت میں اللہ تعالےٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر مخالف گالی دے تو اس کا جواب گالی سے نہ دو بلکہ صبر کرو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ تمہاری فضیلت کا قائل ہو کر خود ہی نادم اور شرمندہ ہوگا۔ اور یہ سزا اس سزا سے کہیں بڑھ کر ہوگی جو انتقامی طور پر تم اس کو دے سکتے ہو۔ یوں تو ایک ذرا سا آدمی اقدامِ قتل تک نوبت پہنچا سکتا ہے۔ لیکن انسانیت کا تقاضہ اور تقوےٰ کا منشاء یہ نہیں۔ خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے موذی انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ کیا اچھا کہا ہے کہ ؏

لطف کُن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۸۳)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب، نخلہ

نخلہ ۱۷ اگست بوقت دس بجے صبح

کل صبح کے بعد ویسے تو حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی مگر شام کے وقت ٹانگ میں درد کی شکایت ہو گئی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھُمَّ آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت

ربوہ ۱۸ اگست۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ٹانگ میں جوڑ کی درد کچھ بڑھ گئی ہے اور نقرس کی درد بھی شروع ہے۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس

ربوہ ۔ آج مورخہ ۱۹/۸/۶۲ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے ماہانہ اجلاس میں تقریر فرمائیں گے۔ خدام ربوہ کی حاضری لازمی ہے دیگر احباب بھی شمولیت فرمائیں۔ (مہتمم مقامی)

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۷ اگست بوقت دس بجے شب بذریعہ فون

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو پہلے کی نسبت قدرے افاقہ ہے۔ ڈاکٹروں کے نزدیک فوری خطرہ کی حالت بفضلہ تعالےٰ دور ہو گئی ہے۔ اب کسی کسی وقت بات بھی کر لیتے ہیں۔ البتہ کمزوری بہت زیادہ ہے

آج محترم شاہ صاحب موصوف نے خواہش کی ہے کہ تمام احباب جماعت کی خدمت میں آپ کی طرف سے السلام علیکم پہنچا دیا جائے۔ اور آپ کی طرف سے دعا کی درخواست بھی کی جائے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ محترم شاہ صاحب کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین

لجنہ اماء اللہ لنڈن کی طرف سے

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

لنڈن (بذریعہ ڈاک) مورخہ ۵ اگست بروز اتوار لجنہ اماء اللہ لنڈن نے حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے اعزاز میں ایک عصرانہ کا انتظام کیا جس میں ممبرات لجنہ اماء اللہ اور بعض دیگر معزز غیر مسلم خواتین نے بھی شرکت کی۔ اس تقریب میں بیگم صاحبہ پروفیسر عبدالسلام صاحب صدر لجنہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی خدمت میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے آپ کو خوش آمدید کہا اور آپ کی قومی اور دینی خدمات کو سراہا۔ حضرت بیگم صاحبہ نے اپنی لکھی ہوئی تقریر میں بچوں کی تربیت، اتحاد اور خلافت سے وابستگی پر زور دیا۔ نیز ممبرات کو مشن کے ساتھ تعلق کو زیادہ مضبوط بنانے کی تلقین فرمائی۔ دعا کے بعد مجلس ختم ہوئی

(بشیر احمد رفیق نائب امام مسجد لنڈن)

میری اسن

تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ اگست ۶۲ء

اسلام اور تھیوکریسی

ایک مولوی صاحب جو دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بنا کر اقتدار پر قبضہ کرنے کی جدوجہد کرنا چاہتے ہیں ایک سوال کے جواب میں جو اسلامی نظام اور تھیوکریسی کے متعلق ہے فرماتے ہیں:-

"اسلام کا مطلب ہے خدا کی بندگی اور اطاعت۔ اس میں زندگی کے سارے معاملات آ جاتے ہیں۔ تھیوکریسی کی اصطلاح اہلِ مغرب کی اصطلاح ہے لفظی طور پر تو اس کے معنی ہیں خدا کی حکومت مگر اس کا جو عملی مفہوم اختیار کیا گیا وہ پادریوں کی حکومت تھا یعنی پادری ہی فیصلہ کرتے تھے کہ کیا شے حق ہے اور کیا شے باطل۔ وہ کہتے تھے جو کچھ ہم زمین پر باندھتے ہیں اسے خدا آسمان پر باندھتا ہے۔ اس تصور کے تحت وہ زمینیں اور جائدادیں اپنے لئے وقف کر لیتے تھے اور حلال و حرام کا تعین خود کرتے تھے۔ اسلام میں اس تصور کے لئے کوئی جگہ نہیں اسلام میں خدا کی بندگی اور اطاعت ہے"

(ہفت روزہ ایشیا ۶۲-۸-۴، صا۱)

کیا جو دعوے عیسائی پادریوں کا تھا وہی دعوے آج اہلِ علم حضرات خاص کر خود ان مولوی صاحب کا نہیں جو یہ کہہ کر حکومت بالائے حکومت بنانا چاہتے ہیں کہ دینی معاملات میں رائے دینا صرف ماہرین دینیات کا (یعنی ہمارا) ہی حق ہے۔ کیا یہ اس امر کا ثبوت نہیں ہے کہ ؟

دیگراں را نصیحت خود میاں فضیحت

اور یہ بھی خوب کہا ہے کہ "اسلام میں اس تصور کے لئے کوئی جگہ نہیں" یعنی ؏

منکرے بودن و ہم رنگ مستاں زیستن

بے شک اسلام میں پادریت اور ملائیت کے لئے کوئی جگہ نہیں مگر آج ہر ایک مولوی جو کنز قدوری قافیہ پڑھ لیتا ہے "الٰہی احکام" کا ٹھیکیدار بن جاتا ہے۔ حالانکہ قرآن و سنت سے ثابت ہے کہ صرف ایک "فرستادہ حق" ہی اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت دین کی تجدید و احیا کر سکتا ہے سلسلہ مجددین اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔ موجودہ زمانہ کے حالات اور قرآن کریم اور احادیث نبوی سے پتہ لگتا ہے کہ یہی موجودہ زمانہ ہی وہ زمانہ ہے جب اللہ تعالیٰ ایک "حکم و عدل" کو مبعوث کرے گا جو ایک طرف اسلامی صفوں کو ترتیب دے گا اور دوسری طرف دجّال کا قلع و قمع کر کے اللہ تعالیٰ کی حکومت دلوں پر قائم کر دے گا۔

خود ساختہ مصلحین جن کو اسلام کے پادری کہنا چاہیئے اپنے خواہشاتی معنی آیات الٰہیہ میں بھر کر اپنی "حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں اور اس کا نام "حکومتِ الٰہیہ" رکھتے ہیں بعینہٖ اسی طرح جس طرح بقول مولوی صاحب عیسائی پادری کہتے تھے کہ "جو کچھ ہم زمین پر باندھتے ہیں اسے خدا آسمان پر باندھتا ہے"۔ مثلاً اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ "لا اکراہ فی الدین" مگر یہ مولوی صاحب اس کے معنی یہ کرتے ہیں کہ کسی کو بالجبر مسلمان نہیں بنایا جائے گا۔ البتہ جو مسلمان اسلام سے نکل کر کوئی دوسرا دین اختیار کرتا ہے اس کو ہم قتل کر دیں گے اور نہایت ناز و تفاخر سے فرماتے ہیں کہ نکلنے والا اگر راستی پسند ہے تو اس کو خوشی سے مولوی صاحبان کی تیار کردہ پھانسی پر لٹک جانا چاہیئے (اسلام میں ارتداد کی سزا۔ مودودی)

پھر اللہ تعالیٰ تو قرآن کریم میں صاف صاف لفظوں میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خطاب کر کے فرماتا ہے:-

لست علیھم بمسیطر

یعنی اے ہمارے رسول تو لوگوں پر داروغہ نہیں ہے لیکن رسالہ "جہاد فی سبیل اللہ" میں یہ مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ اسلامی پارٹی مبشرین اور واعظین کی نہیں بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہوتی ہے۔ مطلب یہ کہ جو فیصلہ ہم کرتے ہیں وہی فیصلہ اللہ تعالیٰ آسمان پر کرتا ہے۔ حالانکہ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:-

"زمین پر کچھ بھی ظہور پذیر نہیں ہوتا جس کا فیصلہ پہلے آسمان پر نہیں ہو چکتا" (اپنے الفاظ میں)

عذاب الٰہی کی مختلف صورتیں

اسی ضمن میں مولوی صاحب ایک دوسرے سوال کا جواب اس طرح فرماتے ہیں (اصل سوال اور جواب):-

"سوال:- عذاب الٰہی کی کیا صورتیں ہیں۔ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عذاب میں مبتلا نہ کرنے کا فیصلہ کر رکھا ہے۔

جواب:- عذاب کی بے شمار شکلیں ہیں آسمان سے پتھر برسنا۔ زلزلہ طوفان وغیرہ۔ اسی طرح قوم کے اندر پھوٹ پڑنا بھی عذاب کی ایک شکل ہے پہلے خدا کے رسول آ کر نوٹس دیتے تھے کہ ایمان لے آؤ تو خیر ہے ورنہ خدا کی گرفت تیار کھڑی ہے جب قوم ایمان نہیں لاتی تھی تو اسے تباہ کر دیا جاتا تھا اور مومنوں کو بچا لیا جاتا تھا۔ یہ شکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ختم کر دی گئی۔ البتہ دوسری شکلیں باقی ہیں اور ان میں مسلمان صدیوں سے مبتلا ہیں"

(ہفت روزہ ایشیا ۶۲-۸-۴، صا۱)

اب اس کا جواب بھی مولوی صاحب ہی شاید دے سکیں کہ یہ مسلمانوں سے رعایت ہے یا سختی؟ —— اقبال نے اپنے شکوہ میں شاید اسی لئے کہا ہے؛

رحمتیں ہیں تری اغیار کے کاشانوں پر
برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر۔

قرآن مجید میں تو صرف اتنا آتا ہے کہ

ما کنّا معذّبین حتّٰی نبعث رسولا۔

یعنی ہم اس وقت تک عذاب دینے والے نہیں ہیں جب تک ہم رسول نہ مبعوث کریں۔ خدا تو جانے مودودی صاحب نے جو ٹنگ اپنی طرف سے ملائی وہ کس بنا پر ملائی ہے۔

انکشاف

۱۲ر اگست ۱۹۶۲ء نوائے وقت کے سٹاف رپورٹر کی خبر ہے کہ سیرت کانفرنس کمیٹی کے زیر اہتمام باغ بیرون موچی دروازہ میں کانفرنس کے دوسرے دن صبح کے جلسے کی صدارت پروگرام کے مطابق پیر صاحب سیال شریف نے کرنی تھی مگر وہ کسی وجہ سے تشریف نہ لا سکے چنانچہ انکی عدم موجودگی میں مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے صدارت کے فرائض سرانجام دئے مگر آپ کی صحت قدرے اچھی نہ تھی اس لئے آپ دورانِ جلسہ ہی تشریف لے گئے اور بعد ازاں امیر جماعت اہل حدیث پاکستان مولانا سید داؤد غزنوی نے جلسہ کی صدارت فرمائی۔ صبح کے جلسہ میں علامہ حافظ کفایت حسین، مولانا کوثر نیازی، مولانا محمد بخش مسلم مولانا عبد النبی کوکب اور مولانا محمد اسحٰق نے تقاریر کیں۔ جلسہ کی پنڈال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا

(باقی ملاحظہ فرمائیں ص۸ صفحہ پر)

کہ جو حبیبِ خدا ہے مرا وہی ہے حبیب

وہی اذان پہنچتی ہے عرشِ دل کے قریب
کہ جس کو سوز، گلوئے بلالؓ کا ہو نصیب

خلا میں گھوم بھی آئے اگر خرِ الحاد
نہ کھل سکے گا کبھی چرخ کا طلسمِ عجیب

جنہیں نہ خوفِ خدا ہے نہ ہے رسول کی شرم
خدا کی شان "ان الحکم" کے بنے ہیں خطیب

کہا ہے جس نے "فانّی قریب" قرآں میں
اُسی نے یہ بھی کہا ہے "اذا دعانِ" "اجیب"

گنہ ہے شرک مگر شرک یہ نہیں تنویر
کہ جو حبیبِ خدا ہے مرا وہی ہے حبیب

ماضی کے خزانے

اسلامی جنت کیا ہے

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ

جنت کیا ہے اور کیسی ہوگی۔ اس کی بابت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اصولاً فرما دیا ہے کہ نہ کسی آنکھ نے اسے دیکھا اور نہ کسی کان نے وہاں کی آوازیں سنیں۔ اور نہ کسی دل میں اس کا نقشہ درست کھنچ سکتا ہے۔ کیونکہ وہ آئندہ آنے والی چیز ہے اور اس عالم سے مختلف۔ مگر سمجھانے کے لئے قرآن مجید نے جو خاکہ اس کا ہمارے سمجھنے کو بیان کیا ہے وہ حسب ذیل ہے مگر ساتھ ہی فرما دیا ہے۔ کہ کوئی شخص نہیں جانتا کہ اہل جنت کے لئے کیا کیا راحتیں اور انعام ہم نے رکھے ہیں۔ اب مختصر بیان سنیئے

وسعت:۔ نہ بے حد عظیم الشان ملک ہوگا جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کی وسعت کے مشابہ ہے۔

دوام:۔ وہاں کی رہائش دائمی اور ابدی ہوگی۔ اور اس میں داخل ہوکر پھر کبھی کوئی نکالا نہیں جائے گا۔

جنتیوں کی اپنی حالت:۔ نہ ان کو موت آئے گی نہ وہ بیمار ہوں گے۔ نہ کوئی خوف ہوگا نہ غم نہ تکان۔ اور ہر فکر اور تکلیف اور بے امنی سے آزاد ہوں گے۔ دائمی سرور میں رہیں گے۔ اور جہاں چاہیں گے رہیں گے ان کی تعظیم عزت اور خاطر معزز مکرم مہمانوں کی طرح ہوگی۔ دنیا میں ان کو ستانے والے مخالف اور دشمن سامنے ذلیل حالت میں جہنم میں ہوں گے۔ جنتی جو خواہش کریں گے وہ پوری ہوگی۔

جنت کی عام حالت:۔ اس میں مختلف مدارج ہونگے اور تمام نعمتیں اسی ہونگی۔ ہر چیز آرام دہ ہوگی۔ پھیلے ہوئے گھنے سائے اور باغات جن میں نہ سردی تکلیف دہ ہوگی۔ نہ گرمی۔ موسم معتدل رہے گا۔ وہ باغ بے خزاں ہوگا اور سرسبز۔

درخت:۔ سایہ دار اور میوہ دار ہوں گے اور وہاں کے سب میوے کھانے کے قابل ہوں گے۔ اور ہر موسم میں اور ہر وقت اثمار سے لدے ہوئے ہوں گے۔ گھنے سبز درختوں کے نیچے گھٹاٹوپ سایہ ہوگا۔ اور پھلدار ٹہنیاں زمین سے آکر لگ جائیں گی۔

نہریں اور چشمے:۔ بہتے ہوئے پانی کی نہریں اور جوش مارتے ہوئے آب مصفّٰی کے چشمے بکثرت اس میں بہتے ہوں گے۔

کھانا:۔ میوے بافراط ہوں گے مثلاً بیر بغیر کانٹوں کے۔ کیلے اور ایسے ہی پھل دار میوے۔ انگور، کھجور، انار اور اس کے علاوہ ہر قسم کے پسندیدہ میوے وہاں کے خوشے اور پھل بہت آسانی سے توڑے جاسکیں گے۔ اور ہر قسم کا گوشت جو کسی کو مرغوب ہو۔ کھانے کے برتن شیشے اور چاندی کے ہوں گے۔

پینا:۔ بہت خوشگوار پانی۔ مصفا شہد اور تازہ دودھ کی نہریں۔ اور شرابیں مختلف قسم کی جن میں بعض میں کافور اور بعض میں زنجبیل کی ملونی ہوگی۔ ایک خاص شربت بنام شراب طہور اور دیگر اقسام جن کی بوتلوں پر مشک سے مہریں لگی ہونگی۔ پینے کے لئے آبخورے۔ پیالے۔ گلاس اور آفتابے ہوں گے۔ اور شرابوں میں یہ خصوصیت ہوگی کہ وہ نہ سر کو چڑھیں گے نہ ان کی وجہ سے بے ہودہ بکواس کریں گے نہ عقل زائل ہوگی۔ بلکہ فرحت سرور ہوگا۔

مکانات:۔ نہایت اعلےٰ اور پاکیزہ محلات اور بالاخانے ہونگے اور حسب خواہش خیمے بھی قیمتی مہیا کئے جائیں گے۔

فرش اور لباس:۔ بیٹھنے کے لئے سنہری اور جڑاؤ تخت ہوں گے۔ جن پر مسندیں اور ریشمی قالین بچھے ہوں گے۔ گاؤ تکیے لگے ہوں گے۔ اور وہ آمنے سامنے مجلس لگا کر بیٹھا کریں گے زندہ دلی اور پاکیزہ مذاق بھی ان کی مجلسوں میں ہوگا۔ مگر لغو اور گناہ کی کوئی بات نہ ہوگی۔ لباس ان کا سبز باریک ریشم اور گاڑھے ریشم کا ہوگا۔

زیورات:۔ سونے چاندی اور موتیوں کے کنگن ان کے ہاتھوں میں ہوں گے۔

خادم:۔ کم عمر لڑکے ان کے خدمتگار ہوں گے جو ہمیشہ ایک ہی عمر کے رہیں گے۔ اور وہی ان کو کھلانے پلانے کی خدمت بجا لائیں گے۔

عزیز اور رشتہ دار:۔ جنتیوں کے بزرگ اور والدین، بیویاں اور اولاد اگر وہ بھی صاحب ایمان تھے تو ان کے پاس ہی رہیں گے۔ اور ان کا کنبہ متفرق اور پراگندہ نہیں ہوگا۔

جنت کی بیبیاں:۔ جنت میں خاص طور پر اس عالم کی دلپسند بیبیاں ہونگی۔ جو پاکیزہ ہم عمر نوجوان نیچی نظر رکھنے والیاں۔ باحیا، نیکی مجسم، محفوظ۔ نہایت معزز مکرم اور نہایت ہی خوبصورت، خوب سیرت ہوں گی۔

فرشتوں سے تعلق:۔ ملائکہ ہر دروازہ سے داخل ہوکر بہشتیوں کو سلام کیا کریں گے۔ اور ان کو مبشرات دیا کریں گے۔ اور ہر وقت ان کے سامنے سلامتی کی دعا کیا کریں گے۔

کلام:۔ وہاں نہ لغو ہوگا نہ جھوٹ۔ نہ کج بحثی نہ گناہ کی کوئی بات۔

عبادت:۔ تسبیح اور تحمید یعنی اللہ تعالےٰ کی پاکی اور اس کی حمد بیان کرنا ان کی دائمی عبادت ہوگی۔

آپس کے تعلقات:۔ تمام جنتیوں کے آپس کے تعلقات محبت ایک دوسرے کے لئے دعا پر مبنی ہوں گے۔

خدا تعالےٰ سے تعلق:۔ اللہ تعالےٰ سے وہ راضی ہونگے۔ اور اللہ تعالےٰ ان سے راضی ہوگا۔ ہمیشہ ان کا علم ترقی کرتا رہے گا۔ وہ دیدار الٰہی سے مشرف ہوں گے۔ اور خدا تعالیٰ کی مغفرت ان کو ڈھانک لے گی۔ قرب الٰہی اور وصل الٰہی سے جن کے متعلق تفاصیل وقت پر معلوم ہونگی بہرہ اندوز ہوں گے۔ ہر وقت زندگی بخش کلام اور سلام خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو پہونچے گا۔ اور یہ تمام نعمتیں غیر منقطع بلکہ ہمیشہ ترقی پر رہیں گی۔

یہ تمام باتیں میں نے قرآن مجید سے لکھی ہیں۔ اب کیا کوئی عقلمند اس جنت پر کوئی اعتراض کرسکتا ہے۔ گو ہم نہیں جانتے کہ اس روحانی عالم میں کیسے جسم اور کیسے حواس ہوں گے۔ مگر بالفرض ہم ان الفاظ کو اسی طرح سے لیں۔ جس طرح وہ بیان کئے گئے ہیں۔ پھر بھی اس اسلامی جنت پر کسی قسم کا اعتراض کوئی سلیم العقل شخص نہیں کرسکتا بشرطیکہ وہ انسانی فطرت سے واقف ہو۔ اور جنت کے تمام انعامات کو بنظر مجموعی دیکھے۔ جہلاء کی طرح صرف عورت اور شراب کے دو لفظ لے کر کج بحثی نہ شروع کردے۔

نونہالانِ جماعت سے گزارش

از محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ

جامعہ احمدیہ کا نئے سال کا داخلہ چند دنوں تک شروع ہونے والا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے نئے نئے دروازے کھل رہے ہیں۔ ان مواقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے تحریک جدید کو ایک کثیر تعداد میں مبلغین کی ضرورت ہے۔ اب جبکہ میٹرک کا نتیجہ نکل چکا ہے اور دوسرے امتحانات کے نتائج نکل رہے ہیں۔ میں احمدی نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی زندگیوں کو خدمت اسلام کے لئے وقف کریں اور اپنے آپ کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے پیش کریں۔

جملہ امراء جماعت کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وہ اس ضروری امر کی طرف خاص توجہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

مرزا مبارک احمد
وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جدید علم کلام

اور

اس کے وسیع اثرات

از مکرم نصیر احمد صاحب ناصر

(قسط نمبر ۳)

علماء جامعہ ازہر کی طرف سے اعلان وفات مسیح

علماء جامعہ ازہر قاہرہ مصر کی خدمت میں جناب عبدالکریم خاں صاحب کی طرف سے یہ استفتاء پیش ہوا کہ

ترجمہ:- کیا قرآن مجید اور سنت مطہرہ کی رو سے عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں اور اس مسلمان کے متعلق کیا حکم ہے جو ان کی زندگی کا منکر ہو۔ یہ استفسار بغرض جواب جناب استاذ الکبیر الشیخ محمود شلتوت کے سپرد کیا گیا۔ انہوں نے مندرجہ ذیل جواب لکھا۔ جناب شیخ نے قرآن مجید کی مختلف آیات سے وفات مسیح کا استدلال کرنے کے بعد لکھا کہ

ترجمہ (۱) بیتی بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن مجید اور سنت مطہرہ میں کوئی ایسی مضبوط دلیل نہیں ہے جو اس عقیدہ کو درست ثابت کرے اور دل کو اطمینان بخشے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام اس جسم عنصری سے آسمان پر اٹھائے گئے اور وہ اب تک زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں آسمان سے زمین پر اتریں گے

علامہ مفتی محمد عبدہ کا اعتراف

مصر کے مشہور و معروف عالم مفتی محمد عبدہ بھی وفات مسیح کے قائل تھے آپ فرماتے ہیں:-

ترجمہ- الاستاذ علامہ مفتی محمد عبدہ تفسیر المنار میں آیت کو ظاہر پر محمول کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ توفی کے معنے وہی ہیں جو بظاہر کئے جاتے ہیں۔ یعنی "موت" رفع اس کے بعد ہے اور یہ رفع روح ہے۔

مسلمانوں میں عقیدہ حیات کے علاوہ ایک اور مشرکانہ خیال یہ پیدا ہو چکا تھا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام بھی بعض قسم کی مخلوق کے خالق ہیں اور انہوں نے بھی خدا تعالے کی طرح بعض پرندے پیدا کئے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کی اس غلط فہمی کی بھی اصلاح کی آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید کی جس آیت سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ پرندے ان کے دست قدرت سے معرض وجود میں آئے۔ اس سے مراد فقط آپ کی روحانی تاثیر کا اظہار ہے اور اس سے مقصود روحانی مردے ہیں جو ایک نبی کی قوت قدسیہ اور انفاس روحانیہ سے زندہ ہو کر عالم سفلی کو چھوڑ کر عالم قدس میں پرواز کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ علماء کے اذہان میں یہ بات مرکوز ہو چکی تھی کہ حضرت مسیح علیہ السلام جب دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو پھر ان کے ہاتھ سے مردے زندہ ہوں گے۔ اور آنے والے مسیح کی یہ بہت بڑی علامت ہے علماء نے آپ کی اس تحقیق کا انکار کیا۔ لیکن جب انہیں کوئی مسیح آسمان سے آتا دکھائی نہ دیا اور دوسری طرف عیسائیوں نے اس مسئلہ کو لے کر حضرت مسیح کی برتری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ظاہر کرنی شروع کی تو ان کے افکار و خیالات میں تبدیلی ہوئی اور انہوں نے جہاں مسیح علیہ السلام کے آسمان سے نزول کے عقیدہ کو ترک کر کے اپنی راہنمائی کے لئے کسی روحانی رہبر کی شدید ضرورت محسوس کی اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے خواب کو شرمندہ تعبیر نہ ہوتے دیکھ کر اپنے اس خیال کو بھی ترک کرنا شروع کر دیا کہ حضرت مسیح مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے اور آہستہ آہستہ وہی مسلک اختیار کر لیا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا تھا۔ چنانچہ جناب عبدالحمید صاحب ایم اے فرماتے ہیں:

"دوسری مثال میں مردوں کو زندہ کر دینا و احیائے زندگی کے لئے تقاضائی اطمینان ہے کہ دعوت حق سے مردہ قومیں زندہ ہو سکتی ہیں۔ مالک الملک کے ہاتھ میں ساری قوت ہے۔ وہ جس پر چاہے قوت کے خزانے کھول دے۔ تیسری مرتبہ دعوت حق کی انقلاب انگیز حقیقت پرندوں

کی مثال سے واضح کی گئی ہے اگر پرندے جو فطرتاً انسان سے غیر مانوس ہوتے ہیں۔ غیر معمولی طریق سے تمہاری طرف کھینچ سکتے ہیں۔ تو کیا وہ گمراہ اور متوحش انسان دعوت قرآن عزیز سے اس درجہ اثر پذیر نہیں ہو سکتے کہ وہ تمہاری صدائیں سنیں اور لبیک کہیں"

(تعلیمات قرآنی قومی کتب خانہ ۱۹۴۹ء صـ ۸۳)

وفات مسیح کا اعتراف اور اس کا لاشعوری اثر

حیات مسیح کا تعلق صرف مسلمانوں کے اعتقادات تک ہی محدود نہ تھا بلکہ اس عقیدہ کو مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کے انتشار پذیر ہونے میں بھی بہت بڑا دخل تھا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب مسلمانوں نے یہ سمجھ لیا کہ ان کی ترقیات اور غلبہ کا تمام تر انحصار آنے والے مسیح ناصری کے نزول سے وابستہ ہے تو انہوں نے اسباب کی ضرورت ہی محسوس نہ کی کہ انہیں بھی ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہونے کے لئے کوئی جدوجہد کرنی چاہیئے۔ مگر جب وہ حیات مسیح سے مایوس ہو گئے اور وفات مسیح کے قائل ہونا شروع ہوئے تو نتیجہ کے طور پر ان میں خود جدوجہد کرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ اور وہ کسی روحانی مصلح کی تلاش کرنے لگے۔ اسی ضرورت کو شدید طور پر محسوس کرتے ہوئے اخبار زمیندار لکھتا ہے:-

"غرض اس دور میں عید میلاد کی حیثیت محض ایک تقریب کی نہیں رہ جاتی بلکہ اسکے منانے کی یہ شرط ہے کہ مسلمان کا کان اس جان بخش آواز کو پوری طرح سنے جس نے آج سے چودہ سو برس قبل قریب قریب مماثل حالات میں اس کی راہنمائی کی تھی۔ یو۔ این۔ او (۱۹۰۵۔ ۱۸؍ ملا) کا حقوق اساسی کا معاہدہ تو آج ہی ہوا لیکن بنیادی معیشت بر انسان کی انسان سے آزادی اور عدل و مساوات کا اصول اسے کبھی تسلیم ہوا ہے نہ ہو سکتا ہے مگر وہ آواز آج بھی فضا میں گونج رہی ہے جو فاران کی چوٹیوں سے بلند ہوئی اور دنیا کے ہر مظلوم کو سربلند کر کے ہر مجبور ظالم کو راستی کی راہ پر چلنے پر مجبور کر گئی۔ سماعت کو آج پھر ان کانوں کی احتیاج ہے جو اس آواز کو سن سکیں اور اس پر لبیک کہیں پستیوں کو رفعتوں سے بدل دینے والا انقلاب آج اسی آواز پر لبیک کہنے والوں کی جنبش قدم کا منتظر ہے۔" (زمیندار ۱۳ دسمبر ۱۹۵۱ء)

غرض مسلمان ہر طرف سے مادی سامانوں سے مایوس ہو چکے ہیں اور ان کے نزدیک کوئی سیاسی لیڈر بھی فاران کی چوٹیوں سے بلند ہونے والی آواز کو سننے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ اس مایوسی کا لازمی نتیجہ جلد یا بدیر یہی نکلے گا کہ انہیں ماننا پڑے گا کہ آج بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کرنے والا کوئی وجود آپ کے فیض سے منور ہو کر مسلمانوں کی رہبری کے لئے مبعوث ہو سکتا ہے اور وہ دن دور نہیں جب اس عقیدہ سے بیزار ہونے والے تثلیث کے بت کو پاش پاش کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہوں گے کہ:-

"اور ابھی تیسری صدی
آج کے دن سے پوری
نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار
کرنے والے کیا مسلمان
اور کیا عیسائی سخت
ناامید اور بدظن ہو کر
اس جھوٹے عقیدہ کو
چھوڑیں گے اور دنیا میں
ایک ہی مذہب ہوگا اور
ایک ہی پیشوا میں تو تخم ریزی
کرنے آیا ہوں سو میرے
ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا
اور اب بڑھے گا اور
پھولے گا۔ اور کوئی نہیں
جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صـ ۶۵)

(باقی)

ولادت

میرے بڑے لڑکے کو اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ یکم اگست ۶۲ء کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ (منشی محمد اسمٰعیل از چنیوٹ)

ناصرین لیا لیتے ہیں

• نیا دام لائے پرانے شکاری • ماہنامہ الفرقان سے ایک سوال

نیادام لائے پرانے شکاری

پاکستان کی نوخیز نسل ان عناصر سے پوری طرح واقف نہیں ہے جنہوں نے "اسلام" کے نام پر اسلامیان برصغیر کی عہد آفریں تحریکِ پاکستان کی سرتوڑ مخالفت کی تھی۔ تحریک پاکستان کے ان مخالفین کی اکثریت اب بھی اسلام ہی کے مقدس نام پر پاکستان کے استحکام کی مساعی میں حائل ہو رہی ہے یہ لوگ اب پہلے سے بھی زیادہ اسلام کا نام لیتے ہیں لیکن تحریک پاکستان اور اس تحریک کے کارکنوں کے بارے میں ان کے دلوں میں جو خبث باطن ہے وہ ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہتا کبھی یہ لوگ مغرب کے رجحان کی آڑ لے کر مخالفت کرتے ہیں اور کبھی کوئی دوسرا جذباتی نعرہ لگا دیتے ہیں لیکن ان میں بہت کم لوگوں کو کوئی ٹھوس کام کرنے کی توفیق ہوئی ہے۔

جو قوم اپنے ماضی کے واقعات وحالات پر بصیرت افروز نظر نہیں ڈالتی اور سابقہ تاریخ سے عبرت حاصل نہیں کرتی اُسے کبھی استقلال و استحکام نصیب نہیں ہوتا جب تک ماضی کی کتاب کے اوراق سامنے نہ ہوں مخالفین اور معاندین کے ارادوں اور عزائم کا صحیح احساس و تجزیہ مشکل ہوتا ہے اب جو لوگ مصلحین اور مبلغین کے روپ میں ہمارے سامنے آرہے ہیں انھوں نے تحریک پاکستان کے زمانہ میں جب اسلامیان برصغیر موت اور زندگی کی کشمکش میں مصروف تھے ـــ کچھ اس قسم کے اعلانات کئے تھے کہ انہیں مسلمانوں کی اس تحریک سے کوئی دلچسپی نہیں لیکن جب خدا تعالیٰ کے خاص فضل وکرم اور عامۃ المسلمین کی بے لوث اور متحدہ جدوجہد سے پاکستان معرض وجود میں آگیا تو یہ مخالفین پاکستان اسلام کے ٹھیکیدار بن کر سامنے آنے لگے ان بزرگوں میں مولانا مودودی بھی شامل ہیں اور مولانا غلام غوث سرحدی بھی۔ ان میں سے ایک کا ارشاد ہے کہ وہ حکومت کی نامزد اسلامی مشاورتی کونسل کو قبول نہیں کریں گے اور دوسرے کا یہ عزم و اعلان ہے کہ وہ سرکاری مشاورتی کونسل کے مقابلہ میں ایک اور اسلامی مشاورتی کونسل قائم کریں گے ان بزرگوں کے نزدیک تحریک پاکستان بھی غیر اسلامی تھی اور اب اسلامی مشاورتی کونسل بھی ان کے عزائم و توقعات پر پوری نہیں اترتی۔ اگر اس مرحلہ پر تحریک پاکستان کے پرانے کارکنوں اور بے لوث خادموں نے اپنے فرض کا احساس نہ کیا تو کوئی عجب نہیں کہ یہ لوگ چند سال پہلے کی طرح پھر جذباتی ہیجان کی فضا پیدا کر دیں اسلئے ان عناصر کی طرف سے جو دھمکیاں دی جا رہی ہیں ان پر غور کرتے وقت یہ پہلو بہرحال پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ ان اصحاب نے ایک وقت مطالبہ پاکستان کا ساتھ دینے کی جگہ ہندو کانگرس کی حمایت کی تھی یا کاروان ملت سے علیحدہ کھڑے تماشہ دیکھتے رہے تھے ان لوگوں نے بانیٔ پاکستان قائداعظم مرحوم ومغفور کی شان میں جو گستاخیاں کیں ہیں ان کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن ان باتوں کو یکسر بھول جانا بھی خلاف دانش مندی ہے

آستین کے دھبے

تحریک پاکستان کے پرانے کارکنوں کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف ان تاریخی حقائق کو پیش نظر رکھیں بلکہ نوخیز نسل کے سامنے بھی یہ پہلو پیش کریں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو سکے کہ آج جو لوگ پاکستان کے سب سے بڑے بہی خواہ اور اسلام کے داعی ہیں وہ ماضی میں کیا تھے۔؟ اب وقت آگیا ہے کہ تحریک پاکستان کے پرانے اور بے لوث کارکن۔ خوف مصلحت اور ڈپلومیسی کو خیرباد کہیں اور ان عناصر کو قوم کے جذبات سے کھیلنے کی اجازت نہ دیں اور جب یہ عناصر عوام کو ورغلانے اور بھڑکانے میں مصروف ہوں تو تحریک پاکستان کے پرانے کارکنوں کو قلندرانہ آواز میں انھیں یہ بات سنا دینی چاہیئے کہ

بہت اچھے بڑے سیدھے کہیں گے
ذرا دھبے تو دیکھو آستیں کے

اس وقت وطن عزیز میں جو حالات کارفرما ہیں اگر تحریک پاکستان کے پرانے کارکنوں نے ان کا بروقت احساس نہ کیا اور تعمیر واستحکام پاکستان کا مثبت اور ٹھوس پروگرام لے کر سامنے نہ آئے تو یہ پرانے مخالفین پاکستان حوادث کے ایسے طوفان بپا کر دیں گے کہ پھر سنبھلنا بہت مشکل ہوگا۔ اہل پاکستان کو بھی اس حقیقت کا احساس کرنا چاہیئے اور ایک بار کے آزمائے اور راندے ہوئے عناصر کے لئے خوش فہمی سے دیدہ و دل فرش راہ نہیں کرنے چاہئیں اہل پاکستان کو دوست اور دشمن بہی خواہ اور معاند میں تمیز کرنی چاہیئے اور تحریک پاکستان کے کارکنوں کا یہ فرض ہے کہ وہ "میں ظلمت شب میں لے کے نکلوں گا اپنے درماندہ کارواں کو" کا نعرہ لگاتے ہوئے ان عناصر کو جرأت رندانہ کے ساتھ بے نقاب کریں اگر اس مرحلہ پر تحریک پاکستان کے کارکنوں نے اپنے فرض کا احساس نہ کیا اور "برہمو سماجی اسلام" اور "پاکستان کی مخالفت کرنے والے داعیان اسلام" کو مفکر پاکستان کے سکھلائے ہوئے الا اللہ کے گرز کی ضربوں سے پاش پاش نہ کیا تو پاکستان اور نظریہ پاکستان کے لئے بہت بڑا المیہ ہوگا" (نوائے وقت ۱۷؍اگست ۶۲ء)

ماہنامہ الفرقان سے ایک سوال

ماہنامہ الفرقان لکھنؤ میں حضرت مولٰنا منظور نعمانی کے قلم سے پرویز صاحب کے کفر پر ایک طویل مضمون نکلا ہے اس میں آپ نے تبلایا ہے کہ پرویز صاحب کو بظاہر کلمہ کے اقرار اور دعویٔ اسلام کے باوجود مسلمان کیوں نہیں کہا جاسکتا؟ آپ فرماتے ہیں کہ:

وجہ صرف یہ ہے کہ انھوں نے دین کی ایسی مسلمہ باتوں کا انکار کیا ہے جن کا دینی حقیقت اور دینی عقیدہ ہونا پورے یقین اور قطعیت کے ساتھ امت کو معلوم ہے اگرچہ انھوں نے یہ انکار تاویل کے پردہ میں کیا ہے علماء ومصنفین کی خاص اصطلاح میں دین کی ایسی حقیقتوں کو ضروریات دین کہتے ہیں یہاں ضروریات کے معنے فرائض اور واجبات کے نہیں ہیں بلکہ ناقابل شکست یقینیات اور بدیہیات کے ہیں ایسی کسی چیز کا بھی انکار کر دینے کے بعد آدمی مسلمان نہیں رہ سکتا۔

خلاصہ یہ ہے کہ پرویز صاحب ضروریات دین کے منکر ہیں اس لئے اسلام سے خارج ہیں

میں حضرت فاضل سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کسی عالم نے آپ پر اور آپ کے اکابر پر بھی ضروریات دین کے انکار کا الزام لگایا ہے؟ اگر لگایا ہے تو آپ نے (۱) اس کا کیا جواب دیا؟ (۲) اس جواب سے آپ کا حریف کس حد تک مطمئن ہوا؟ حضرت بریلوی نے دیوبند کے تمام اکابر کے بارے میں لکھا ہے

وانکروا ضروریات الدین وسبوا اللہ ورسولہ۔ الامین (کتاب حسام الحرمین)

(ان لوگوں نے ضروریات دین کا انکار کیا اور رسول امین کو برا کہا)

آپ کو یاد کرنا چاہیئے کہ پرویز صاحب سے بہت پہلے ضروریات دین کا خنجر آپ کے سینہ میں پیوست کیا جاچکا ہے اب وہی خنجر آپ پرویز صاحب کے سینہ میں پیوست کر رہے ہیں اب تصفیہ کی صورت یہ ہے کہ آپ بریلوی حضرات کو مطمئن کریں کہ آپ ضروریات دین کے منکر نہیں ہیں اس کے بعد پرویز صاحب آپ کو مطمئن کرینگے کہ وہ بھی ضروریات دین کے منکر نہیں ہیں اگر آپ کے اطمینان دلانے سے آپ کے حریفوں کی تسلی نہ ہوئی اور پرویز صاحب کے اطمینان دلانے سے آپ مطمئن نہ ہو سکے تو اس کا سیدھا علاج یہ ہے کہ کوئی تیسرا فریق دونوں کو اسلام سے خارج کر دے یا پھر دونوں کے اسلام پر تصدیق کی مہر لگائے

آپ تاویل کو انکار کے ہم معنے قرار دے رہے ہیں حالانکہ علماء سلف نے

التاویل فرع القبول

"تاویل تو تسلیم کرنے کی علامت ہے"

(ارشاد الفحول فی علم الاصول للشوکانی رح)

لکھ کر ایک بہت بڑے فتنہ کا سد باب کر دیا ہے۔

امید ہے کہ حضرت نعمانی صاحب فقہی موشگافیوں کے بغیر میرے اس خدشہ کو دور کر کے مجھے ممنونیت کا موقع دیں گے"

صدق۔ یہ ایک سائل صاحب" خود ایک ذی علم صاحب قلم ہیں اور ان کا پیش کیا ہوا سوال خاصی اہمیت رکھتا ہے صدق میں کئی سال ہوئے اس "ضروریات دین" کے مسئلہ پر ایک فرنگی محلی عالم کے قلم سے بہت کچھ نکل چکا ہے جو خلاصۃً اس مراسلہ کی تائید ہی میں تھا۔

(صدق جدید لکھنؤ ۱۰؍اگست ۱۹۶۲ء)

درخواستہائے دعا

۱۔ بندہ ایک نیک مقصد کے لئے کوشاں ہے احباب جماعت کامیابی کے دعا کریں (عبدالعزیز سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دولوالی)

۲۔ میرا لڑکا محمد امین ضعف جگر سے بیمار ہے احباب جماعت اس کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمادیں۔
(خاکسار ناظر علی خاں صدر جماعت احمدیہ چک ۶۳/ ۶ ب کھیم سنگھ والا ضلع لائل پور)

۳۔ میں بعارضہ دل ایک ہفتہ سے بیمار ہوں بزرگان سلسلہ میری صحت کے لئے دعا فرمائیں (نفیس بیگم۔ رحمٰن بلڈنگ مغل پورہ)

۴۔ میری والدہ چند دنوں سے بیمار چلی آرہی ہیں احباب صحت کے لئے دعا کریں۔
(میرزا انیس احمد ظفر گنج مغل پورہ)

۵۔ میرے ایک دوست مولوی محمد بشیر صاحب کے چھوٹے بھائی ایک سنگین مقدمہ میں ماخوذ ہیں احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرمادیں۔ (منیر ظفر علی احمدی وزیرآباد)

دعائے نعم البدل

عزیزہ نصیرہ تنویر بنت خواجہ منیر احمد صاحب ابن محترم خواجہ غلام نبی صاحب (سابق ایڈیٹر الفضل) ۲۴؍اگست ۶۲ء کو بعمر ۹ ماہ بقضائے الٰہی فوت ہوگئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
مرحومہ میری نواسی تھی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے والدین اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور والدین کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ (خاکسار خادم حسین کینٹین معرفت احمد کمرشل کالج کشمیری بازار۔ راولپنڈی)

قائدین خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

ماہانہ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مجالس نے تجنید کا کام پورے طور پر پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچایا، واضح رہے کہ سال رواں کی سکیم کے مطابق تجنید کا کام مندرجہ ذیل تین امور پر مشتمل ہے

اول۔ رجسٹر تجنید۔ ہر مجلس یا اس کے مختلف حلقوں میں ایک ایک رجسٹر ہو جس میں تمام کے تمام اراکین کے نام حسب ذیل کوائف کے مطابق درج ہوں

(۱) نام (۲) ولدیت (۳) تاریخ پیدائش (۴) پیشہ (۵) تعلیم (۶) کب مجلس میں شامل ہوا (۷) کب فارم رکنیت پر کیا (۸) کب مجلس سے چلا گیا۔

دوم:۔ حزب بندی۔ مجلس کے خدام کی حزب وار تقسیم اور حزب پر سائق کا تقرر سائق کو اپنے حزب کے اراکین کے نام ایک ترتیب سے زبانی یاد ہوں

سوم:۔ فارم رکنیت:۔ اپنے تمام خدام سے جنہوں نے فارم رکنیت پر نہیں کئے یا نئے شامل ہوئے ہیں پر کرواکر مرکز میں بھجوائے جائیں۔

آئندہ مجالس اپنی ماہانہ رپورٹوں میں درج کریں کہ انہوں نے یہ تینوں کام کس حد تک کر لئے ہیں اس کے بغیر رپورٹ نامکمل سمجھی جائے گی۔

(مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

موجودہ پتہ درکار ہے

ملک بشیر احمد صاحب ولد بابو شاہ صاحب موصی ۱۱۴۴۴ سابق ساکن کرونڈ پکا ضلع ملتان کا موجودہ پتہ درکار ہے اگر یہ اعلان موصی خود پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو براہ کرم دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

کامیابی اور درخواست دعا

اللہ تعالیٰ نے عزیز بشیر احمد خالد کو ایف ایس سی پری انجینئرنگ میں ہائی سیکنڈ ڈویژن میں کامیابی عطا فرمائی ہے عزیز نے ۵۰۶ نمبر حاصل کئے ہیں احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(سکینہ بیگم اہلیہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب سیکنڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

محترمہ بیگم صاحبہ نے اس خوشی میں کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرا دیا ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (مینجر)

دعائے مغفرت

برادر عزیز قاضی محمد شریف صاحب لدھیانوی جو میرے خالہ زاد بھائی تھے بذریعہ تیزرو ملتان سے مورخہ ۹ راگست ۱۹۶۲ء کراچی پہنچے ان کی بیوی بچے اسی گاڑی میں لاہور سے آئے گاڑی سے اتر کر اپنے فلیٹ واقع نزد لارنس روڈ پہنچ گئے تھوڑے وقفہ کے بعد نہا کر حسب کپڑے بدل کر باہر آئے تو شدید سر درد ہوا تھے کی بھی حاجت محسوس کی مگر تے نہ ہوئی۔ اور یہ درد تیز ہوتا گیا حتیٰ کہ ڈاکٹر کے آنے سے پہلے ہی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

قاضی محمد شریف صاحب لدھیانہ محلہ صوفیاں کے رہنے والے تھے۔ حضرت قاضی خواجہ علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابیوں میں سے تھے حضرت اقدس نے کئی بار ان کی شکرموں میں سفر کئے کے پوتے تھے۔ کئی سال جماعت احمدیہ لدھیانہ میں سلسلہ کی خدمات سر انجام دیں بے ضرر اور ہمہ صفت انسان تھے۔ رات کے ۹½ بجے بعد نماز جنازہ جو مولانا فرخ صاحب نے احمدیہ ہال میں پڑھائی مرحوم کو احمدیہ قبرستان میں رات کے ۱۰ بجے سپرد خاک کر دیا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم دلیر طبیعت انسان تھے خدمت خلق کے جذبے سے کام کرتے رہتے ہمیشہ عسر یسر میں راضی برضا رہے عام لوگوں میں ان کی ملنساری اور خدمت خلق کے واقعات سے انتہائی رنج و افسوس کیا جا رہا ہے پابند صوم و صلوٰۃ تھے اپنے پیچھے ایک بیوی اور دو بچے (ایک لڑکا و لڑکی) چھوڑے ہیں

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا مغفرت کریں اللہ تعالیٰ اپنے قرب وجوار میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل بخشے اور ان کی اولاد کو اپنے دادا اور والد کے نیک قدموں پر چلنے کی توفیق دے آمین۔ (خاکسار صوفی عبدالرحیم لدھیانوی نکی مینشن ۷ ایڈوانی سٹریٹ کراچی ۳)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کی بچی مبشرہ فردوس تقریباً ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار و اسہال وغیرہ بیمار ہے احباب بچی کی صحت کے لئے دعا فرمائیں (محمد اکبر خان۔ محمد آباد فارم ضلع تھرپارکر سندھ)

۲۔ میرے والد صاحب کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب سے درخواست دعا ہے

(مقبول احمد ربوہ)

۳۔ محترم خواجہ محمد شفیع صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر چکوال عرصہ ایک سال سے بائیں طرف فالج کی وجہ سے صاحب فراش ہیں فالج کا اثر زبان پر زیادہ ہے جس کی وجہ سے بولنا بھی مشکل ہے محترم خواجہ صاحب موصوف بڑے مخلص احمدی ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے

(محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم چکوال ضلع جہلم)

۴۔ خاکسار کی بیماری سے صحت اور مالی مشکلات کے ازالہ کے لئے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (خاکسار ڈاکٹر حسن محمد شاہ چک ۱۶/R.B ڈاکخانہ ٹھاکر سنگھ والا براستہ لائل پور)

۵۔ ہم لوگوں پر ایک ناگہانی مصیبت پڑی ہوئی ہے بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ یہ مصیبت دور فرما دے اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(سردار احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ احمد آباد ڈھپ ڈاکخانہ رعیہ ضلع سیالکوٹ)

۶۔ احباب جماعت خاکسار کی دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں

(لطیف احمد عارف۔ دار الصدر غربی۔ ربوہ)

۷۔ بندہ کی لڑکی کئی دن سے بیمار ہے اور بہت کمزور ہو چکی ہے دیگر کئی ایک پریشانیوں میں مبتلا ہوں بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (فضل الٰہی ولد محمد حیات بھیرہ)

۸۔ میرے والد شیخ لعل محمد صاحب چند دنوں سے شدید علیل ہیں ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار شیخ طارق محمود قیصر اوکاڑہ)

۹۔ میرے والد حکیم محمد لطیف صاحب صدر جماعت احمدیہ حافظ آباد جو ڈیڑھ ماہ سے علیل چلے آ رہے تھے اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے رو بصحت ہیں مگر کمزوری کافی ہے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خالد لطیف اختر حافظ آباد)

۱۰۔ میرا لڑکا عزیز محمد حلیم اقبال چند دنوں سے بعارضہ دماغی خرابی بیمار ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار قریشی محمد سلیم نزد اڈہ شہباز خان شہر سیالکوٹ)

۱۱۔ خاکسار شدید درد گردہ کے عارضہ سے بیمار ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد مکمل شفا عطا فرمائے اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ (محمد سلیمان بہاولپور)

۱۲۔ حکیم مختار احمد صاحب شاہدرہ ٹاؤن لاہور چند یوم سے بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرما دیں۔ (عبدالرحمٰن سیلانی شاہدرہ۔ لاہور)

۱۳۔ میری اہلیہ عرصہ سے بیمار رہتی ہے جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

(محمد شفیع از کوئٹہ چھاؤنی)

۱۴۔ میری والدہ استانی کرم بی بی صاحبہ ہمشیرہ حسن صاحب رہتاسی مرحوم کی حالت صحت تشویشناک ہے کمزوری حد سے زیادہ ہو گئی ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے

(حوالدار میجر ملک عبدالواحد رہتاسی)

۱۵۔ خاکسار کے والد محترم شیخ عبدالواحد صاحب صدر حلقہ دھرم پورہ لاہور گزشتہ تین سال سے مسلسل بیمار چلے آ رہے ہیں۔ نقاہت کی زیادتی نے چلنے پھرنے سے معذور کر دیا ہے آجکل میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ بزرگان جماعت درویشان قادیان و دیگر احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرما دیں۔ (شیخ عبدالماجد بی اے۔ بی ایڈ مکان نمبر ۴ گلی نمبر ۵۸ دھرم پورہ لاہور)

۱۶۔ میرے ماموں عبدالعزیز صاحب شاہد۔ ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ پیٹ درد بیمار ہیں ان کی بیماری کی تشخیص ہی نہیں ہو سکی۔ احباب جماعت ان کی صحت کے دعا فرما دیں۔

محمد الدین کلرک دفتر ریویو انگریزی

ہر انسان کے لئے
ایک ضروری پیغام
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین۔ سکندر آباد دکن

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۳۳۰۷:- منکہ محمد عبد الصمد عرف شیخ بالے ولد قتال محمد صاحب قوم مسلمان پیشہ ملازمت خانگی عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن چنتہ کنٹہ خورد ڈاک خانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری ذاتی ملکوبہ جائیداد ایک مکان پختہ ایک منزلہ موضع چنتہ کنٹہ خورد احمدیہ محلہ میں واقع ہے۔ اس وقت مکان کی بازاری قیمت (اللعصر) چار ہزار روپیہ سکہ ہندکی ہے۔ میں اس جائداد کے بقدر حصہ ۱/۸ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری ماہوار آمد تنخواہ اس وقت مبلغ ۹۰ روپے ہے۔ اس کی بھی وصیت نقد حصہ ۱/۸ کرتا ہوں۔ اور اگر اسکے بعد میں اپنی زندگی میں مزید کوئی جائیداد پیدا کروں یا کمی بیشی ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی اس جائیداد کا بقدر حصہ ۱/۸ کی وصیت کرتا ہوں۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہوگی۔ حسب صراحت بالا اس جائیداد کے ۱/۸ ویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۱۵ اپریل ۱۹۶۱ء

العبد:- عبد الصمد عرف شیخ بالے احمدی سکنہ چنتہ کنٹہ موصی

گواہ شد:- عبد الحفیظ فرزند موصی چنتہ کنٹہ۔ ضلع محبوب نگر آندھرا پردیش

گواہ شد:- حسن محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ

نمبر ۱۳۳۰۸:- منکہ محمد عبد الحفیظ ولد شیخ محمد عبد الصمد صاحب عرف بالے صاحب قوم مسلمان پیشہ ملازمت خانگی۔ عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن چنتہ کنٹہ خورد ڈاک خانہ چنتہ کنٹہ خورد ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مجھ کو ماہانہ تنخواہ مبلغ ۵۰ روپے ملازمت خانگی سے مل رہی ہیں۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اگر اس کے بعد میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں یا آمدنی میں اضافہ ہو تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی رہے گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی

نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ترکہ ثابت ہو اس جائیداد پر ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۱۵ اپریل ۱۹۶۱ء

العبد:- محمد عبد الحفیظ احمدی چنتہ کنٹہ خورد

گواہ شد:- حسن محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ۔

گواہ شد:- عبد الصمد عرف شیخ بالے پدر موصی سکنہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر دکن

نمبر ۱۳۳۰۹:- منکہ سراج احمد ولد راج محمد قوم مسلمان پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ خورد ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ جولائی ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی ذاتی جائیداد نہیں ہے۔ مجھ کو بذریعہ تجارت ماہانہ مبلغ ۸۰ روپے آمدنی ہو جاتی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز اگر اس کے بعد میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں یا ماہوار آمدنی میں اضافہ ہو تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی رہے گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی

نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ترکہ ثابت ہو۔ اس جائیداد پر ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۲۳ جولائی ۶۱ء

العبد:- سراج احمد

گواہ شد:- محمد عبد المنان احمدی چنتہ کنٹہ خورد ضلع محبوب نگر دکن ۲۳/۷/۶۱

گواہ شد:- حسن محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ۔

نمبر ۱۳۳۱۷:- منکہ سید عبد القادر سیف الدین ولد مولوی سید عبد السلام صاحب مرحوم کنگی۔ قوم احمدی مسلمان پیشہ سرکاری ملازمت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن گولم لیبورڈ ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میرے نام صرف دو گنٹھ زمین جو جاجپور روڈ کے پاس ہے۔ اس کو چار سو اسی روپیہ میں خریدا ہے۔ گذشتہ سال میں اس کی قیمت غالباً ۵۰۰ روپے ہوگی۔ اور میں اس کا ۱/۱۰ حصہ وصیت کرتا ہوں۔ موروثی جائیداد ابھی ملی نہیں ہے۔ ملنے پر اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا حصہ ہوگا۔ میری ماہوار تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ ہر ماہ جنوری ۶۲ء کی تنخواہ سے باقاعدگی کے ساتھ بھیجتا رہوں گا۔ ماہوار تنخواہ ۱۷۰ روپے الاؤنس مہنگائی ۲۰ روپے۔ کل رقم آمد ۱۹۰ روپے (نئے اسکیل کے مطابق)

میری وفات کے وقت میری جس قدر جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب ہوگی۔

والد مرحوم کی جائیداد تخمیناً ۵۵۰۰ روپے کی ہوگی اور والدہ محترمہ کا ۱/۸ اور بھائی کا ۱/۲ نکل جائے گا۔ تفصیل معلوم نہیں۔ معلوم ہونا مشکل ہے۔ میں نے اندازاً لکھا ہے۔ میرا حصہ ۶۷۸ روپے کا ہوگا۔

خاکسار سید عبد القادر سیف الدین

گواہ شد:- سید منظور احمد موصی ۷۷۹۸ سب ڈیویژنل ہیڈ کیشئر۔ بھونیشور ضلع پوری اڑیسہ

گواہ شد:- سید محمد سرور۔ یو۔ ڈی۔ سی اکونٹنٹ جنرل آفس نیو کیپٹل بھونیشور ضلع پوری اڑیسہ

نمبر ۱۳۳۲۷:- میں بلقیس بیگم زوجہ شیخ محمد ابراہیم صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں البتہ منقولہ جائداد ہے۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۴۰۰ روپے چار سو روپے۔ اسکے علاوہ میری اور کوئی کسی قسم کی جائیداد نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس وقت کوئی آمد ہے۔ میں اپنی اس جائیداد مہر کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اس کے علاوہ جو بھی میری جائیداد بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر کسی وقت کوئی آمد ہوئی تو اس کا دسواں حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتی رہوں گی۔ الغرض میری یہ وصیت میری ہر قسم کی جائیداد اور آمد کے دسویں حصہ پر حاوی ہوگی۔

العبد:- نشان انگوٹھا بلقیس بیگم صاحبہ

گواہ شد:- نشان انگوٹھا۔ شیخ محمد ابراہیم خاوند موصیہ موصی ۱۰۶۵۷ ۸-۷-۶۲

گواہ شد:- عبد الغفور کارکن دفتر وصیت قادیان موصی ۱۰۶۵۰ ۸/۷/۶۲

نمبر ۱۳۳۲۸:- منکہ احمدی بیگم زوجہ بشیر الدین احمد صاحب قوم شیخ پیشہ امور خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر۔ ڈاک خانہ یادگیر۔ ضلع گلبرگہ۔ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

حق مہر بذمہ شوہر۔۔ ۱۵۲۵ روپے

ایرنگ ایک جوڑ وزنی

۱/۲ تولہ طلائی مالیتی ۔۔ ۶۰ روپے

نکلس ایک عدد وزنی ۱/۲ ۱ تولہ ۔۔ ۱۶۰ روپے

جھمکے ایک عدد " " تولہ ۔۔ ۱۰۰ روپے

انگوٹھی ایک عدد " ۱/۲ تولہ ۔۔ ۵۵ روپے

کل میزان ۔۔ ۱۹۰۰ روپے

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کردوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم یکم اپریل ۶۲ء

الامۃ:- احمدی بیگم۔

گواہ شد:- بشیر الدین احمد خاوند موصیہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر۔ ۱/۴/۶۲

گواہ شد:- فیض احمد مبلغ سلسلہ جماعت احمدیہ یادگیر

"مغربی نیوگنی کو دوسرا کانگو نہیں بننے دیا جائے گا" صدر سوکارنو کا اعلان

اقوامِ متحدہ کے نظم و نسق کے دوران ایک ہزار پاکستانی فوجی مغربی نیوگنی جائیں گے؟

اقوام متحدہ (نیویارک) ۱۸ اگست۔ باوثوق ذرائع نے کل یہاں بتایا "ممکن ہے پاکستان سے کہا جائے کہ وہ اقوام متحدہ کے نظم و نسق کی مدت کے دوران مغربی نیوگنی میں امن و قانون بحال رکھنے کے لئے فوجی دستے بھیجے" ہالینڈ اور انڈونیشیا کے درمیان حالیہ سمجھوتے کے تحت اقوام متحدہ کا ادارہ یکم اکتوبر سے مغربی نیوگنی کا انتظام سنبھالے گا اور اس کے نو ماہ بعد انتظام انڈونیشیا کو منتقل کر دیا جائے گا۔

اقوام متحدہ نے بتایا ہے کہ اس سلسلہ میں ابھی کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا گیا زیادہ امکان یہ ہے کہ ملایا سے فوجی دستے بھیجنے کے لئے کہا جائے گا۔ پاکستان کا نمبر دوسرے نمبر پر ہے۔ مغربی نیوگنی کے لئے ایک ہزار فوجیوں کی ضرورت ہو گی۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ حکومت ملایا سے فوجیں بھیجنے کی درخواست کرنے کے بارہ میں بڑی سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔

جکارتا میں انڈونیشیا کے صدر سوکارنو نے آج عہدہ کیا کہ جب انڈونیشیا مغربی نیوگنی کا نظم و نسق سنبھالے گا تو اس علاقہ کو دوسرا کانگو نہیں بننے دیا جائے گا۔ اگر مسلح ولندیزیوں نے مغربی نیوگنی میں کوئی گڑبڑ کرنے کی کوشش کی تو انڈونیشیا ان سے عہدہ برآ ہونے کی طاقت رکھتا ہے۔

دعائے مغفرت

میری چچا زاد ہمشیرہ نصرت بیگم مورخہ ۱۲/۸/۶۲ بروز اتوار ۱۱ بجے بچے کی پیدائش کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وفات کے وقت مرحومہ کی عمر ۱۸ سال تھی۔ مرحومہ نہایت سلیم فطرت خاموش طبع اور خلیق تھیں۔ احباب سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور ہم سب افراد خاندان کو یہ صدمہ اپنے فضل سے برداشت کرنے کی توفیق دے، نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور مرحومہ کے والدین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(خاکسار عبدالعزیز واقفِ زندگی دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ)

ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ

مورخہ ۲۲/۲۳ اگست فضل عمر ہوسٹل میں خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ ہو رہا ہے۔ ٹورنامنٹ شام ۷ بجے شروع ہو گا۔ شائقین حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس میں شامل ہو کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔ داخلے کی فیس ایک روپیہ فی ٹیم ہو گی سنگل۔ ڈبل اور لکی ڈبل کے میچ ہوں گے۔ داخلہ کی فیس ۲۲ تاریخ کی دوپہر تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(خلیفہ صباح الدین احمد سیکرٹری ٹورنامنٹ)

مجلس خدام الاحمدیہ سرگودہا ڈویژن کی دوسری سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ سرگودہا ڈویژن کی دوسری سالانہ تربیتی کلاس بمقام مسجد احمدیہ شہر لائل پور مورخہ ۲۴ تا ۲۶ اگست منعقد ہو رہی ہے۔ قائدین مجالس سرگودہا ڈویژن سے تاکیداً گزارش ہے کہ خود شریک ہوں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو ساتھ لائیں۔ دیگر مجالس سے بھی اپنے نمائندگان بھجوانے کی درخواست ہے۔

(قائد علاقہ۔ مجالس سرگودہا ڈویژن)

سیالکوٹ کی جماعتوں کے عہدیداروں کا تربیتی اجتماع

ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں کے عہدہ داروں کا تربیتی اجتماع مورخہ ۳۰/۸/۶۲، ۳۱/۸/۶۲، ۱/۹/۶۲ بروز جمعرات و جمعہ و ہفتہ جامعہ احمدیہ شہر سیالکوٹ میں منعقد ہو گا۔ پریذیڈنٹ سیکرٹری مال صاحبان اس تربیتی اجتماع میں شرکت فرما کر مشکور فرما دیں۔ یہ اجلاس ۳۰/۸/۶۲ کو بعد دوپہر شروع ہو گا اور ۱/۹/۶۲ ۱۲ بجے دوپہر تک رہے گا سلسلہ کے جید علماء کرام اس اجتماع کو خطاب فرماویں گے۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

رسالہ تشحیذ الاذہان کے خریداروں کو اطلاع

اس ماہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے رسالہ تشحیذ الاذہان ۱۵ تاریخ کی بجائے ۱۸ کو پوسٹ کیا جائے گا خریدار اصحاب مطلع رہیں۔

(مینجر تشحیذ)

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری ربوہ کی اہلیہ صاحبہ عرصہ دراز سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ گزشتہ چند روز سے طبیعت بہت زیادہ ناساز ہو گئی ہے۔ اور تکلیف بہت زیادہ ہے۔ بیماری کی شدت کی وجہ سے سانس اکھڑ جاتا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ایڈیٹوریل (بقیہ صفحہ ۲)

اور خواتین کے لئے علیحدہ باپردہ نشستوں کا بندوبست تھا۔

"علامہ حافظ کفایت حسین نے کہا کہ ہمارے رحمۃ للعالمین کے ورود مسعود سے قبل اگر کوئی قوم کوئی گناہ کرتی تو لوگوں کے چہرے مسخ ہو جاتے تھے لیکن محسنِ اعظم جو ہر ایک کے لئے محبت و عافیت کا پیغام لے کر آئے تھے آپ کے طفیل امت محمدیہ یا دوسرے لوگوں کے چہرے ان کی ہزار گمراہیوں گناہوں اور بدکرداریوں کے باوجود مسخ نہیں ہو سکتے ...... آپ نے کہا کہ جس طرح ہر طبقہ اور قوم کا علیحدہ علیحدہ سربراہ ہوتا ہے۔ اسی طرح رسول مقبول تمام نبیوں کے سردار اور معلم تھے۔ آپ کی ذات پاک اول و آخر ہے۔ آپ نے انبیاء کی روحوں اور ملائکہ کو تربیت دی اور پھر آپ کی ہدایت کے تحت زمانہ کے حالات کے مطابق انبیاء دنیا میں تشریف لائے رہے اور اپنا فرض ادا کرتے رہے۔ بعد ازاں آپ خود تشریف لائے۔ حافظ کفایت حسین نے کہا کہ وقت کا تقاضا یہی تھا کہ آپ خود تشریف لائیں اور سارے عالم کے لئے رشد و ہدایت کا پیغام لائیں۔ ہر ایک کی رہنمائی کریں۔ اگر آپ کا کوئی شاگرد نبی باقی رہتا تو آپ اسے مناسب ہدایت دے کر دنیا کی رہنمائی کے لئے بھیجتے لیکن چونکہ کوئی نبی باقی نہ رہا تھا اس لئے آپ بنفسِ نفیس آئے ہر کثرت کو وحدت کی تلاش ہوتی ہے اگر کثرت کو وحدت نہ ملے تو کثرت فاسد ہو جاتی ہے بلکہ اسی صورت میں انبیاء کے لئے سردار کی ضرورت تھی اور وہ سردار ہمارے سرورِ دو عالم کی ذات اقدس تھی۔ آپ نے کہا کہ ہادی برحق کی ذات والا صفات نوری نہیں بلکہ مجسم نور تھی نوری وہ چیز ہو سکتی ہے جو پہلے تاریک ہو اور پھر نور سے معمور ہوئی ہو۔ رسولِ پاک کی ذات کے متعلق یہ بات نہیں کہی جا سکتی۔ وہ شروع ہی سے نور مجسم تھے۔ اسی طرح آپ عالم نہیں بلکہ علم تھے۔"

(نوائے وقت ۱۲/۸/۶۲ صفحہ ۲)

اگر یہ رپورٹ صحیح ہے اور اگر سید داؤد صاحب غزنوی اس تقریر کے دوران جلسہ میں حاضر تھے تو ہمیں یقین ہے کہ ان کی معلومات میں بہت اضافہ ہوا ہو گا۔ کیونکہ حافظ صاحب نے اپنے بیان کے ضمن میں قرآن و حدیث کے حوالے ضرور دئے ہوں گے

تبلیغ اسلام

اسی جلسہ میں "کوثر نیازی" نے کہا کہ

"نوجوانوں کے دلوں میں عشقِ رسولؐ کو ابھارنے کے لئے ضروری ہے کہ انہیں سیرت سے روشناس کرایا جائے اس مقصد کے لئے سیرت کانفرنس کو ایک مستقل تحریک کی شکل دی جائے سیرت نبوی کے متعلق کتابیں رسالے اور پمفلٹ شائع کر کے تقسیم کئے جائیں اور مغربی ممالک میں سیرت پر مبنی کتب کی تقسیم کا خاص طور پر بندوبست کیا جائے ۔۔۔ آپ نے کہا کہ آج کل جو لوگ مغربی ممالک میں اسلام کے نام پر تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ رسول پاکؐ کی ذات طیبہ پر ایمان رکھنے والے ہر طبقہ کے لوگوں کو اس صورتِ حال پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے اور مغربی ممالک میں متفق و متحد ہو کر ایک تحریک کی صورت میں تبلیغ کرنی چاہیئے۔ رسول پاک کی محبت کا اظہار صرف زبان سے ہی کافی نہیں بلکہ اس ضمن میں عملی مظاہرہ بھی ہونا چاہیئے۔"

(نوائے وقت ۱۲/۸/۶۲ صفحہ ۲)

مولوی "کوثر نیازی" نے ٹھیک ہی تو کہا کیونکہ ان کے نزدیک تو اسلام کے ساتھ ان لوگوں کا ہی تعلق ہو سکتا ہے جو گھر میں بیٹھ کر تبلیغِ اسلام کی ڈینگیں مارنے اور ملکی سیاسیات کے کنکوے اڑانے اور ان کے ایچ پیچ لڑانے میں دن رات مصروف رہتے ہیں ؎

جو دل قمار خانے میں بت سے لگا چکے
وہ کعبتین چھوڑ کے کعبہ کو جا چکے